راہنما اصول

تنظیمِ اسلامی

بانیٔ تنظیم : ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

امیرِ تنظیم : شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ

ترتیب

			صفحہ نمبر
دفعہ	۱	مقصد، نصب العین اور تنظیمی اساس	3
دفعہ	۲	امیر تنظیم کی نیابت اور خلافت	4
دفعہ	۳	شمولیت	6
		☆مردوں کے لئے بیعت کے الفاظ	7
		☆خواتین کے لئے بیعت کے الفاظ	9
دفعہ	۴	رفقاء/رفیقات تنظیم کے مطلوبہ اوصاف	11
دفعہ	۵	رفقاء/رفیقات کی درجہ بندی	12
دفعہ	۶	مشاورت	12
دفعہ	۷	صدقات وانفاق	13
دفعہ	۸	اختلاف کے حقوق اور آداب	14
دفعہ	۹	ذاتی تنقید اور محاسبہ	16
دفعہ	۱۰	بامعاوضہ/زیرِ کفالت کارکن	19
دفعہ	۱۱	تنظیم اسلامی اور ملکی انتخابات	21
دفعہ	۱۲	تنظیم سے علیحدگی یا اخراج	22

دفعہ ۱: مقصد، نصب العین اور تنظیمی اساس

ا) تنظیمِ اسلامی نہ معروف معنی میں سیاسی جماعت ہے، نہ مذہبی فرقہ، بلکہ ایک اصولی، اسلامی، انقلابی جماعت ہے جو پہلے پاکستان اور بالآخر کل روئے زمین پر اللہ کے دین کے غلبے، یعنی اسلام کے نظامِ عدلِ اجتماعی کے قیام، یا بالفاظ دیگر ”اسلامی انقلاب“ اور اس کے نتیجے میں ”نظامِ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ“ کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔

ب) انفرادی سطح پر اس کے جملہ شرکاء کا اصل نصب العین صرف رضائے الٰہی اور نجاتِ اُخروی کا حصول ہے۔

ج) اس کے اساسی نظریات اور بنیادی دینی تصورات ایک علیحدہ کتابچے میں تفصیل کے ساتھ قراردادِ تاسیس مع توضیحات، بنیادی عقائد مع تشریحات اور فرائض دینی کے جامع تصور کے خلاصے کے ذریعے بیان ہوگئے ہیں جنہیں تنظیم کے اساسی فکر اور رہنما اصولوں کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کتابچے کا نام ”تعارف تنظیمِ اسلامی“ ہے۔ مزید برآں طریقۂ کار کے حوالے سے کتاب ”منہجِ انقلابِ نبوی ﷺ“ کو بھی تنظیم کے اساسی فکر کی حیثیت حاصل ہے۔

د) (i) تنظیمِ اسلامی کی تنظیمی اساس شخصی بیعت پر قائم ہے۔ شجاع الدین شیخ ولد بدرالدین شیخ کو تنظیمِ اسلامی کے تاحیات امیر کی حیثیت حاصل ہے اور تنظیم میں شمولیت ان کے ساتھ ذاتی طور پر بیعتِ جہاد کا تعلق استوار کرکے ہی ہوسکتی ہے۔

(ii) اسی طرح اگر کوئی شخص پہلے سے کسی شیخِ طریقت سے بیعتِ ارشاد میں منسلک ہو لیکن وہ تنظیمِ اسلامی میں بھی شمولیت کا خواہاں ہو تو اسے اچھی طرح سمجھ لینا ہوگا کہ تنظیم کی ''بیعتِ جہاد'' بیعتِ ارشاد پر فائق رہے گی۔ مزید برآں، چونکہ تنظیم کے نزدیک اصل محمدی ﷺ سلوک و احسان بھی وہی ہے جس پر تنظیم عمل پیرا ہے (اور جس کی وضاحت ''مروجہ تصوف یا سلوکِ محمدی ﷺ یعنی احسانِ اسلام'' نامی کتابچے میں کردی گئی ہے۔) لہٰذا کسی بھی ایسے رفیق / رفیقہ تنظیم کو جو پہلے سے کسی بیعتِ ارشاد میں منسلک نہ ہو نئے سرے سے اس نوع کا تعلق قائم کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

ھ) تنظیمِ اسلامی کی سربراہی اور راہنمائی اصلاً امیرِ تنظیم کی ذمہ داری ہے۔ چنانچہ فیصلہ کا اختیار بھی انہی کو حاصل ہوگا لہٰذا امیرِ تنظیم حسبِ موقع و ضرورت رہنما اصول و نظام العمل کی کسی دفعہ یا تمام دفعات کو کلی یا جزوی طور پر ساقط یا ان میں کمی بیشی کر سکیں گے۔

دفعہ ۲: امیرِ تنظیم کی نیابت اور خلافت

ا) امیرِ تنظیم کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی زندگی ہی میں اپنا جانشین مقرر کردیں، جو امیرِ تنظیم کی (کسی مجبوری یا معذوری کی بنا پر) از خود دستبرداری کی صورت میں یا وفات کے بعد امیرِ تنظیم ہوں گے۔ بصورتِ دیگر ان کی وفات پر نئے امیرِ تنظیم کا انتخاب مرکزی مجلسِ مشاورت ۷ دن کے اندر

اتفاق رائے یا اختلاف کی صورت میں کثرت رائے سے کرے گی۔ آراء کے مساوی ہونے کی صورت میں ناظم اعلیٰ (یا بصورت تقرری نائب امیر) کو اضافی ووٹ کا حق حاصل ہو گا۔ نئے امیر کے تقرر تک ناظم اعلیٰ (یا بصورت تقرری نائب امیر) قائم مقام امیر ہوں گے، لیکن مذکورہ بالا تمام صورتوں میں صرف وہی لوگ تنظیم میں شامل سمجھے جائیں گے جو نئے امیر سے بیعت کر لیں۔

ب) امیرِ تنظیم اگر ضرورت محسوس کریں تو تنظیم میں نائب امیر کا تقرر کیا جائے گا۔ اس کو امیرِ تنظیم کے نمائندہ کی حیثیت حاصل ہو گی۔ تقرر ہونے کی صورت میں نائب امیر اصولی طور پر امیرِ تنظیم اور پوری تنظیم کے مابین اور عملی اعتبار سے امیرِ تنظیم اور ناظمین مرکزی شعبہ جات کے مابین ربط (Link) کا فرض سر انجام دے گا۔

ج) تنظیمِ اسلامی کے مرکزی ذمہ داران میں لازمی اور بنیادی تو تین ہی ہیں یعنی (i) ناظم اعلیٰ (ii) معتمد عمومی اور (iii) ناظم مرکزی بیت المال، تاہم ان میں سے بھی اہم ترین ذمہ داری ناظم اعلیٰ کی ہے۔ اہل اور باصلاحیت سینئر رفقاء کی دستیابی (Availability) کے مطابق مرکز میں مزید شعبے بھی شروع کئے جا سکتے ہیں جیسے شعبۂ تربیت، شعبۂ دعوت اور شعبۂ نشر و اشاعت وغیرہ، بصورت دیگر ان کے سلسلے کے جملہ فرائض بھی ناظمِ اعلیٰ ہی کو ادا کرنے ہوں گے۔ البتہ نائب امیر کے تقرر کی صورت میں یہ حیثیت نائب

امیر کو حاصل ہو گی اور تمام ناظمین مرکزی شعبہ جات بشمول ناظم اعلیٰ ان کو جواب دہ ہوں گے۔ ان تمام ذمہ داران کو جدید اصطلاح میں ”مرکزی مجلس عاملہ“ کہا جائے گا۔

د) تنظیم کے مرکزی حسابات کی جانچ پڑتال کیلئے ایک محاسب کا تقرر تنظیم کی مجلسِ مشاورت کرے گی اور وہ اپنی رپورٹ مرکزی مجلسِ مشاورت کو پیش کرے گا۔

ھ) تنظیم کے جملہ ماتحت امراء/ناظمین، معاونات (جیسے حلقہ جات اور مقامی تنظیموں کے امراء/ناظمین وغیرہ) کی حیثیت بھی اصولی طور پر امیرِ تنظیم کے نائبین / معاونین ہی کی ہو گی اور ان کا نصب و عزل بالکلیہ ان ہی کی صوابدید پر ہو گا۔ اگرچہ وہ اس کے لئے متعلقہ رفقاء/رفیقات سے حسبِ منشا مشورہ کر سکیں گے۔

دفعہ ۳: شمولیت

ا) روئے ارضی کے کسی بھی مقام پر قیام پذیر ہر بالغ مسلمان (خواہ مرد ہو یا عورت) تنظیم میں شامل ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ:

(i) تنظیم کے اساسی نظریات اور بنیادی دینی تصورات سے فی الجملہ متفق ہو، اور

(ii) امیرِ تنظیم سے بیعتِ مسنونہ کے رشتے میں منسلک ہو جائے۔

ب) تنظیم میں شمولیت کے لئے ”ابتدائی بیعت“ کے الفاظ:

(i) مردوں کے لئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحیم ہے
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ	وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ﷺ	اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ	میں اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام گناہوں کی مغفرت مانگتا ہوں
وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا	اور خلوصِ دل سے اُس کی جناب میں توبہ کرتا ہوں
اِنِّيْٓ اُعَاهِدُ اللّٰهَ	میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ:
عَلٰٓى اَنْ اَهْجُرَ كُلَّ مَا يَكْرَهُهٗ	اُن تمام چیزوں کو ترک کردوں گا جو اُسے ناپسند ہیں
وَاُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ جُهْدَ اِسْتِطَاعَتِيْ	اور اُس کی راہ میں استطاعت بھر جہاد کروں گا
وَاُنْفِقَ مَالِيْ وَاَبْذُلَ نَفْسِيْ	اور اپنا مال بھی صرف کروں گا اور جان بھی کھپاؤں گا
لِاِقَامَةِ دِيْنِهٖ وَاِعْلَآءِ كَلِمَتِهٖ	اُس کے دین کی اقامت اور اُس کے کلمہ کی سربلندی کیلئے

وَلِاَجْلِ ذٰلِكَ اِنِّيْٓ اُبَايِعُ شجاع الدین شیخ، امیر التنظیم الاسلامی

اور اِس مقصد کی خاطر میں امیرِ تنظیمِ اسلامی شجاع الدین شیخ سے بیعت کرتا ہوں

اَسۡتَعِیۡنُ اللّٰہَ رَبِّیۡ وَاَسۡتَقۡدِرُہٗ عَلَی الۡاِسۡتِقَامَۃِ عَلَی الدِّیۡنِ
وَاِیۡفَآءِ ھٰذَا الۡعَھۡدِ۔ آمین

میں اللہ سے مدد اور توفیق مانگتا ہوں کہ وہ مجھے دین پر استقامت
اور اس عہد کے پورا کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین

نئے شامل ہونے والے رفقاء سے توقع کی جائے گی کہ وہ ابتدائی تنظیمی تقاضے و مراحل جلد از جلد طے کر کے التزامِ جماعت کے مطلوبہ درجہ تک پہنچنے کا اہتمام کریں تاکہ امیرِ تنظیم سے سمع وطاعت کی بیعتِ جہاد کی سعادت حاصل ہو سکے۔ اس بیعت کے الفاظ ذیل میں درج ہیں جو کہ سیرت النبی ﷺ میں بیعت عقبہ ثانیہ کے ذکر پر مشتمل حدیث سے ماخوذ ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اِنِّیۡٓ اُبَایِعُ شجاع الدین شیخ، امیر التنظیم الاسلامی

میں امیرِ تنظیمِ اسلامی شجاع الدین شیخ سے بیعت کرتا ہوں کہ

عَلَی السَّمۡعِ وَالطَّاعَۃِ	اُن کا ہر حکم سنوں گا اور مانوں گا جو شریعت کے
فِی الۡمَعۡرُوۡفِ	دائرے سے باہر نہ ہو
فِی الۡعُسۡرِ وَالۡیُسۡرِ	خواہ تنگی ہو خواہ آسانی
وَالۡمَنۡشَطِ وَالۡمَکۡرَہِ	خواہ میری طبیعت آمادہ ہو خواہ مجھے اس پر جبر کرنا پڑے
وَعَلٰٓی اَثَرَۃٍ عَلَیَّ	اور خواہ دوسروں کو مجھ پر ترجیح دی جائے
وَعَلٰٓی اَنۡ لَّا اُنَازِعَ الۡاَمۡرَ	اور یہ کہ نظم کے ذمہ دار لوگوں سے ہرگز نہیں

اَھْلَہٗ جھگڑوں گا

وَعَلٰٓی اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ اور یہ کہ ہر حال میں حق بات ضرور کہوں گا

اَیْنَمَا کُنْتُ

لَآ اَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ اور اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کی پرواہ نہیں کروں گا

اَسْتَعِیْنُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَسْتَقْدِرُہٗ عَلَی الْاِسْتِقَامَۃِ عَلَی الدِّیْنِ وَاِیْفَآءِ ھٰذَا الْعَھْدِ

میں اللہ سے مدد اور توفیق مانگتا ہوں کہ وہ مجھے دین پر استقامت اور اس عہد کے پورا کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین

یہ بیعت کرنے والے رفقاء ہی کو تنظیم کی اصل قوت و مطلوبہ رفیق سمجھا جائے گا۔

(ii) خواتین کے لئے

خواتین کے لئے بیعت کے الفاظ وہی ہوں گے جو کہ مردوں کی "ابتدائی بیعت" کے ہیں۔ البتہ ان کی بیعت میں درج ذیل اضافی الفاظ بھی شامل ہوں گے جو قرآن حکیم میں سورۃ الممتحنہ میں مذکورہ بیعتِ خواتین کے الفاظ سے ماخوذ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحیم ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے

وَرَسُوْلُــهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | بندے اور رسول ہیں

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ | میں اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام گناہوں کی مغفرت طلب کرتی ہوں

وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا | اور خلوصِ دل سے اُس کی جناب میں توبہ کرتی ہوں

اِنِّيْٓ اُعَاهِدُ اللّٰهَ | میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتی ہوں کہ:

عَلٰٓى اَنْ اَهْجُرَ كُلَّ مَا يَكْرَهُهٗ | اُن تمام چیزوں کو ترک کر دوں گی جو اُسے ناپسند ہیں

وَاُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ جُهْدَ اِسْتِطَاعَتِيْ | اور اُس کی راہ میں استطاعت بھر جہاد کروں گی

وَاُنْفِقَ مَالِيْ وَاَبْذُلَ نَفْسِيْ | اور اپنا مال بھی صرف کروں گی اور جان بھی کھپاؤں گی

لِاِقَامَةِ دِيْنِهٖ وَاِعْلَآءِ كَلِمَتِهٖ | اُس کے دین کی اقامت اور اُس کے کلمہ کی سربلندی کے لیے

وَلِاَجْلِ ذٰلِكَ اِنِّيْٓ اُبَايِعُ شجاع الدین شیخ، امیر التنظیم الاسلامی

اور اِس مقصد کی خاطر میں امیرِ تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ سے بیعت کرتی ہوں

عَلٰٓى اَنْ لَّآ اُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا | کہ میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤں گی

وَلَآ اَسْرِقَ | اور کبھی چوری نہیں کروں گی

وَلَآ اَزْنِيَ | اور کبھی زنا کا ارتکاب نہیں کروں گی

وَلَآ اَقْتُلَ اَوْلَادِيْ | اور کبھی اپنے بچوں کو قتل نہیں کروں گی

وَلَآ اٰتِيَ بِبُهْتَانٍ | اور نہ کبھی بہتان گھڑوں گی

وَلَآ اَعْصِيَهٗ فِيْ مَعْرُوْفٍ اور کبھی کسی معروف کام کے ضمن میں ان کی نافرمانی نہیں کروں گی

اَسْئَلُ اللّٰهَ رَبِّيْ الْاِسْتِقَامَةِ عَلٰى هٰذَا الْعَهْدِ

میں اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ مجھے اس عہد پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین

ج) تنظیم میں شامل مرد "رفیق" اور خواتین "رفیقہ" کہلائیں گی۔

دفعہ ۴: رفقاء / رفیقات تنظیم کے مطلوبہ اوصاف

تنظیمِ اسلامی کی اساسی دعوت تین بنیادی دینی اصطلاحات پر مبنی ہے، یعنی

(i) تجدیدِ ایمان (ii) توبہ اور (iii) تجدیدِ عہد...

یہی وجہ ہے کہ تنظیم میں شمولیت جس ابتدائی عہد نامے کے ذریعے ہوتی ہے اس میں بھی ان ہی تین امور کا ذکر ہے۔ یعنی

(۱) کلمہ شہادت کی ادائیگی جو گویا تجدیدِ ایمان کے مترادف ہے۔

(۲) توبہ اور استغفار، اور

(۳) اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کہ

(i) ہر اس چیز کو ترک کر دوں گا / گی جو اسے پسند نہیں اور

(ii) اس کی راہ میں یعنی اقامتِ دین اور اعلاء کلمتہ اللہ کی جدوجہد میں امکان بھر اپنا مال بھی صرف کروں گا / گی اور جان یعنی بدنی قوتیں اور صلاحیتیں بھی کھپاؤں گا / گی۔

بنابریں تنظیم کے ہر رفیق / رفیقہ کو جن امور کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے وہ تفصیلاً ان کے متعلقہ نظام العمل میں درج کر دیئے گئے ہیں۔

دفعہ ۵: رفقاء / رفیقات کی درجہ بندی

ا) تنظیمِ اسلامی کے عہد نامہ رُفاقت پر دستخط کرنے اور تنظیم کی طرف سے قبولیت کے تحریری فیصلے کے بعد ہی کوئی تنظیم کا رفیق یا رفیقہ متصور ہو گا / ہو گی اور اسے فوری طور پر کسی اُسرہ یا مقامی تنظیم یا حلقہ سے منسلک کر دیا جائے گا۔ رفقاء / رفیقات کے لئے تنظیمی درجہ بندی کے قواعد علیحدہ علیحدہ نظام العمل میں درج ہیں۔

دفعہ ٦: مشاورت

نظامِ بیعت کے مطابق تنظیمِ اسلامی کی سربراہی اور رہنمائی اصلاً امیرِ تنظیم کی ذمہ داری ہے۔ تاہم قرآن حکیم کی ہدایات:

(i) وَاَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ (الشوریٰ:۳۸)

اور وہ آپس میں اپنے معاملات پر مشاورت کرتے ہیں

اور (ii) وَشَاوِرۡهُمۡ فِى الۡاَمۡرِ (آل عمران:۱۵۹)

اور معاملات میں ان سے مشاورت کیجئے!

کی رُو سے مشورہ امیرِ تنظیم کی دینی اور تنظیمی "ضرورت" ہے۔ جس کو پورا کرنے کیلئے تنظیم کے مرکزی اور زیریں سطح پر مناسب مواقع کا اہتمام کیا جائے گا۔ لیکن "بیعت" کے دینی و منطقی تقاضے کے طور پر یہ واضح رہنا چاہئے کہ ہر معاملے میں امیرِ تنظیم ہی کا فیصلہ آخری اور حتمی ہو گا اور رفقاء تنظیم اسے "منشط" اور "مکرہ"

دونوں صورتوں میں تسلیم کرنے کے پابند ہوں گے۔ اِلاَّیہ کہ کوئی ایسی صورت درپیش ہو جس پر درج ذیل احادیث نبوی ﷺ کے الفاظ کا انطباق ہوتا ہو۔

(i) اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ

"(تم امیر کی اطاعت اُس وقت تک کرتے رہو) جب تک کہ تم کھلا کفر نہ دیکھو جس کے بارے میں اللہ کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلیل موجود ہو۔" (صحیح مسلم)

یا/اور (ii) فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

"پس جب حکم دیا جائے اللہ کی معصیت کا، تو نہیں ہے سمع و طاعت۔" (متفق علیہ)

نظام مشاورت کی تفصیلات رفقاء / رفیقات تنظیم کے لئے علیحدہ علیحدہ نظام العمل میں درج ہیں۔

دفعہ ۷: صدقات و انفاق

ا) تنظیم اپنے جملہ دعوتی و تنظیمی اخراجات کے لئے انحصار اپنے رفقاء/رفیقات ہی کے جذبۂ انفاق پر کرے گی اور عام چندے کی اپیل نہیں کرے گی۔

ب) رفقاء/رفیقات تنظیم اپنے صدقاتِ واجبہ یعنی زکوٰۃ و عشر میں سے، اگر ان کے قریبی رشتہ داروں اور پڑوسیوں میں مستحقین موجود ہوں، تو ان کو پہنچانے کے بعد جو باقی بچے اسے تنظیم کے بیت المال میں جمع کرانے کا اہتمام کریں گے / گی۔ زکوٰۃ کی یہ رقم تنظیمِ اسلامی کے رفقاء واحباب اور

اہل علاقہ میں سے از روئے شریعت مستحق افراد میں تقسیم کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔

ج) ہر رفیق / رفیقہ اپنے آپ کو پابند سمجھے گا / گی کہ کچھ نہ کچھ صدقاتِ نافلہ بھی آیۂ بر (سورۃ بقرہ:۱۷۷) کے مطابق ہر ماہ ضرور کرے لیکن یہ ایک راز رہے گا اس کے اور اللہ تعالیٰ کے مابین۔

دفعہ ۸: اختلاف کے حقوق اور آداب

ا) جملہ رفقاء / رفیقاتِ تنظیم پوری طرح آزاد ہوں گے / گی کہ اہلِ سنت کے جس فقہی مذہب یا مسلک پر چاہیں عمل کریں۔ لیکن اس ضمن میں مناظرانہ بحث و تمحیص سے کلی اجتناب ضروری ہو گا۔ اگرچہ خالص علمی انداز میں اور افہام و تفہیم کے جذبے کے تحت تبادلۂ خیالات پر کوئی پابندی نہیں ہو گی۔

ب) اسی طرح تنظیم کے طے شدہ اساسی فکر سے جو کہ رہنما اصول کی دفعہ 1 میں درج ہے، اختلاف کی گنجائش نہیں ہے۔ البتہ امیرِ تنظیم طے شدہ مقاصد کے حصول کے لئے جو عملی تدابیر اختیار کریں یا ملکی حالات و مسائل کے بارے میں جو آراء ظاہر کریں ان سے اختلاف کا حق بھی رفقاء / رفیقات تنظیم کو پوری طرح حاصل ہو گا اور مناسب احتیاط (دیکھئے شق 'ج') کے ساتھ اس کے اظہار میں کوئی قباحت نہ ہو گی، تاکہ نہ تنظیم میں گھٹن محسوس ہو، نہ ذہنوں پر تالے پڑیں، بلکہ آزادیٔ فکر اور اظہارِ رائے کا صحت مند ماحول برقرار رہے اور اس طرح اختلافِ رائے تنظیم میں رحمت اور اس کے مقاصد

کے لئے مفید ثابت ہو۔ اختلافِ رائے اور اس کے اظہار کے ''صحت مند'' ہونے کی علامت یہ ہو گی کہ متعلقہ رفیق / رفیقہ کے طرزِ عمل میں نظم کے اعتبار سے کوئی کمی یا تساہل نظر نہ آئے۔

ج) اختلافِ رائے کا اظہار اصولاً تو تنظیم کے نظم کے ذریعہ متعلقہ اصحابِ امر تک پہنچانا ہی مناسب ہے۔

☆ {لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ} (النساء:۸۳)

''تاکہ جان لیں وہ لوگ جو اس سے استنباط کرنے کے اہل ہیں''

(یعنی ذمہ دار لوگ جو حالات سے واقف ہیں)

☆ {اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا}

(النساء:۵۸)

''بیشک اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں کہ ذمہ داریاں ان کے اہل کو دی جائیں''

یا پھر تنظیم میں مشاورت و اظہارِ خیال کے متعلقہ فورم پر بلحاظِ مرتبہ و منصب بھی کیا جا سکتا ہے۔

البتہ اظہارِ رائے کے سلسلے میں حسب ذیل احتیاطیں ضروری ہوں گی:-

(i) ملتزم رفقاء / سینئر رفیقات کے ساتھ گفتگو میں بھی درج بالا آیاتِ قرآنیہ کے مفہوم اور مدلول کے مطابق مخاطب کی استعداد اور ذہنی سطح کو ملحوظ رکھنا نہ صرف تنظیم بلکہ خود اس

رفیق / رفیقہ کی خیر خواہی کے اعتبار سے بھی ضروری ہو گا جس سے اختلافی نوعیت کی گفتگو کی جا رہی ہو۔

(ii) یہ اظہارِ رائے صرف ملتزم رفقاء / سینئر رفیقات ہی کے مابین ہونا چاہیے، چنانچہ ملتزم رفقاء / سینئر رفیقات کا مبتدی رفقاء / عام رفیقات کے ساتھ اس قسم کی گفتگو کرنا نظم کی خلاف ورزی متصور ہو گا۔ اگر ملتزم رفقاء / سینئر رفیقات کے سامنے مبتدی رفقاء / عام رفیقات کی اختلافی آراء آئیں اور ان کی بات سن کر وہ انھیں مطمئن کر سکیں تو دوسری بات ہے ورنہ سکوت لازم ہو گا۔

(iii) جو رفقاء / رفیقات تنظیمی مناصب پر فائز ہوں ان کے لئے ضروری ہو گا کہ اختلاف کا اظہار صرف بالاتر ذمہ دار حضرات / خواتین کے سامنے کریں، ان کی اپنے ماتحت ذمہ داران یا عام رفقاء / رفیقات سے ایسی گفتگو نظم کی خلاف ورزی متصور ہو گی۔

دفعہ ۹: ذاتی تنقید اور اصلاح

ا) تنظیم کی پالیسی یا امیرِ تنظیم کی سیاسی آراء سے اختلاف کے مقابلے میں کسی رفیق / رفیقہ اور بالخصوص ذمہ دار حضرات / خواتین پر ذاتی تنقید و اصلاح کے ضمن میں بہت زیادہ احتیاط اور حد درجہ احساس ذمہ داری کو ملحوظ رکھنا لازم ہو گا۔

ب) اس سلسلے میں اس داخلی احساس اور شعوری تنبہ کے ساتھ ساتھ کہ اس میں نہ اپنے عُجب اور تکبر کو دخل ہو، نہ کسی دوسرے کی توہین و تذلیل یا اسے صدمہ پہنچانے کا جذبہ کارفرما ہو بلکہ تنقید اور اصلاح کا عمل سراسر خلوص و اخلاص اور نصح و خیر خواہی کے جذبے کے تحت ہو، حسب ذیل ضابطوں کی پابندی بھی لازمی ہوگی اور ان کی خلاف ورزی کرنے والا / والی سرزنش کا / کی مستحق اور تادیبی کاروائی کا / کی مستوجب ہو گا / گی۔

(i) جس رفیق / رفیقۂ تنظیم یا ذمہ دار ساتھی میں کوئی قابلِ اصلاح پہلو نظر آئے لازم ہو گا کہ پہلے اسے علیحدگی میں بالمشافہ گفتگو کے ذریعے اصلاح کی جانب متوجہ کیا جائے اور اس سلسلے میں ایک مناسب مدت تک انتظار بھی کیا جائے۔ اس مرحلے کو طے کئے بغیر براہ راست تنقید اگر متعلقہ شخص کی غیر حاضری میں ہوگی تو "غیبت" کے حکم میں آئے گی جسے قرآن مجید میں مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اگر رُو دَر رُو لیکن دوسروں کی موجودگی میں ہوگی تو "ہمز" اور "لمز" کے حکم میں ہوگی جس پر "وَیل" کی وعید سورۃ ہمزہ میں وارد ہوئی ہے۔

(ii) لیکن اگر شق (i) کے مطابق مناسب کوشش کے بعد بھی محسوس ہو کہ متعلقہ رفیق / رفیقہ میں یا تو اصلاح کا ارادہ ہی موجود نہیں ہے یا قوتِ ارادی اتنی کمزور ہے کہ اصلاح پر قدرت حاصل نہیں اور

دوسری طرف اس کی کمزوری یا کوتاہی بھی اس نوعیت یا درجہ کی ہے کہ اس سے تنظیم کے مقصد کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تب بھی اس معاملے کا عام چرچا غلط ہو گا اور صحیح طرزِ عمل یہ ہو گا کہ زیرِ تنقید رفیق / رفیقہ تنظیم کے نظم کی جس سطح پر ہو اس کا معاملہ اس سے بالاتر سطح تک پہنچا کر اپنے آپ کو کم از کم فوری طور پر بری الذمہ سمجھا جائے۔

(iii) پھر اگر یہ محسوس ہو کہ اس معاملے میں بالاتر نظم بھی کوتاہی یا تساہل سے کام لے رہا ہے تو معاملے کو درجہ بدرجہ اوپر لایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ بلالحاظِ مرتبہ و منصب جملہ رفقاء / رفیقات تنظیم کے معاملات براہ راست امیرِ تنظیم کے سامنے بھی لائے جاسکیں گے اور استثنائی حالات میں کسی رکنِ مجلسِ مشاورت کے توسط سے مرکزی مجلسِ مشاورت کے اجلاس میں بھی پیش کئے جاسکیں گے۔ جب کہ خود امیرِ تنظیم پر تنقید اسی طریقِ کار کے مطابق مرکزی مجلسِ مشاورت میں بھی ہو سکے گی اور توسیعی مشاورت کے اجلاس میں بھی۔

ج) نظم کے ذمہ دار حضرات کے اپنے حلقۂ نظم میں شامل رفقاء / رفیقات کے بارے میں ایسے صلاح و مشورہ پر جو تنظیم کے مصالح کیلئے ناگزیر ہو شق ب (i) کا اطلاق نہیں ہو گا۔

د)	نظم سے متعلق معاملات اور اس حوالے سے ذمہ دار حضرات کا طرزِ عمل جیسے اُمور براہِ راست نظمِ بالا / امیرِ تنظیم کے علم میں لائے جا سکیں گے۔ بشرطیکہ یہ شکایت متعلقہ ذمہ دار کے سامنے کم از کم ایک مرتبہ لائی جا چکی ہو۔ نیز شکایت کنندہ کیلئے ضروری ہو گا کہ وہ اپنی تحریر کی کاپی متعلقہ ذمہ دار کو بھی فراہم کرے۔ تاہم نظمِ بالا کیلئے ضروری ہو گا کہ کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے متعلقہ ذمہ دار کو وضاحت کا موقع ضرور دے۔

دفعہ ۱۰: بامعاوضہ / زیرِ کفالت کارکن

بامعاوضہ اور ہمہ وقتی کارکن تحریکوں اور تنظیموں کی ناگزیر ضرورت بھی ہوتے ہیں اور دوسری جانب اگر احتیاط نہ رکھی جائے تو یہ ادارہ تحریکوں اور تنظیموں کی تباہی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ تنظیمِ اسلامی میں اس سلسلے میں حسب ذیل احتیاطیں ملحوظ رکھی جائیں گی۔

ا)	اُسروں کے نقباء، مقامی تناظیم کے امراء، امراءِ حلقہ جات، معاونات اور امیرِ تنظیم کو حسبِ حالات مختلف قسم کی ضروریاتِ زندگی (جیسے رہائش یا ٹرانسپورٹ وغیرہ) تو بہم پہنچائی جا سکتی ہیں، لیکن ان مناصب پر کبھی کوئی باضابطہ تنخواہ یافتہ کارکن فائز نہیں ہو سکے گا / گی۔ جب کہ باقی جملہ تنظیمی یا دفتری مناصب کے لئے ہمہ وقتی یا جزوقتی بنیادوں پر زیرِ کفالت یا بامعاوضہ کارکنوں کی حیثیت سے باصلاحیت رفقاء / رفیقات کی خدمات حاصل کی جا سکیں گی۔

ب) تنظیم اگر کسی رفیق سے ہمہ وقتی خدمات کا تقاضا کرے یا کسی رفیق کی ہمہ وقتی خدمات کی پیشکش کو قبول کرے تو ایسے رفقاء کی کفالت تنظیم کے ذمہ ہو گی اور تنظیم ان کے حالات وضروریات کے پیشِ نظر کفالت کا اہتمام کرے گی۔

ج) تنظیم کا کوئی زیرِ کفالت یا بامعاوضہ تنظیمی کارکن نہ صرف رفقاء/رفیقاتِ تنظیم، بلکہ ایسے لوگوں سے بھی جن سے اس کا تعارف تنظیم ہی کی وساطت سے ہوا ہو:

(i) کوئی صدقہ یا اعانت قبول نہیں کر سکے گا/گی۔

(ii) نظمِ بالا کی اطلاع اور اجازت کے بغیر ہدایا وصول نہیں کر سکے گا/گی۔ (ماسوائے ان گھریلو ہدیوں کے جن کا تبادلہ پڑوس یا قریبی تعلقات کی بنیاد پر ہوتا ہے) اور نہ ہی کوئی قرض لے سکے گا/گی۔ بلکہ اپنی کسی ہنگامی ضرورت کے لئے تنظیم ہی سے رجوع کرے گا/گی، جو ضرورت کی نوعیت اور اپنے ذرائع کی وسعت کے مطابق تعاون کرنے کی کوشش کرے گی۔

نوٹ: شق 'ج' میں مذکور پابندیوں کا اطلاق امراء حلقہ جات، معاونات پر بھی ہو گا۔

د) "بامعاوضہ کارکنان بشمول دفتری یا دیگر عمومی نوعیت کی خدمات سر انجام دینے والوں (جیسے کلرک، Composer، قاصد، چوکیدار اور گاڑیوں کے ڈرائیور وغیرہ) کو تنظیمِ اسلامی کے اندرونی "ملازمت کے قواعد و ضوابط

/ Service Rules (نافذ العمل یکم جنوری 2012ء) کے مطابق معاوضے وسہولیات دیئے جائیں گے"۔

دفعہ ۱۱: تنظیمِ اسلامی اور ملکی انتخابات

ا) تنظیمِ اسلامی نہ بحیثیت جماعت ملکی انتخابات میں حصہ لے گی، نہ ہی اپنے کسی رفیق / رفیقہ کو اجازت دے گی کہ وہ کسی انتخاب میں خود بحیثیت امیدوار کھڑا / کھڑی ہو یا کسی دوسرے امیدوار یا جماعت یا محاذ کے حق میں کنویسنگ کرے۔ اس معاملے میں خلاف ورزی اخراج عنِ التنظیم پر بھی منتج ہو سکے گی۔

ب) البتہ رفقاء / رفیقات تنظیم اپنا حق رائے دہی، جو اصلاً قومی امانت ہے، ادا کرنے کے لئے کسی امیدوار کو ووٹ دے سکیں گے / گی۔ بشرطیکہ وہ امیدوار:

(i) کم از کم ظاہری اعتبار سے فسق وفجور کا مرتکب نہ ہو۔ اور

(ii) کسی ایسی جماعت سے وابستہ نہ ہو جس کے منشور یا اس کی اعلیٰ قیادت کے اعلانیہ نظریات و تصورات میں کوئی بات خلافِ شریعت موجود ہو۔ تاہم نظم کے اعتبار سے اس ضمن میں متعلقہ رفیق / رفیقہ کی ذاتی رائے اور صوابدید ہی حتمی ہو گی۔

ج) اس دفعہ کا اطلاق مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے علاوہ بلدیاتی اداروں پر بھی ہو گا البتہ سماجی تنظیموں اور اداروں، یا پیشہ ورانہ اور محکمانہ

یونینوں (Trade Union) کے ضمن میں خاص حالات میں نرمی برتی جاسکتی ہے۔ تاہم ان کے انتخابات میں حصہ لینے کے لئے بھی تنظیم کی اجازت ضروری ہو گی۔

دفعہ ۱۲: تنظیم سے علیحدگی یا اخراج

ا) ویسے تو چونکہ تنظیمِ اسلامی ہرگز اس ''الجماعت'' کی حیثیت نہیں رکھتی جس سے علیحدگی کے ضمن میں مَنۡ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ''جو (جماعت سے) علیحدہ ہوا وہ جہنم میں جھونک دیا گیا۔'' کی وعید وارد ہوئی ہے۔ لہٰذا امیرِ تنظیم سے اپنی بیعت فسخ کر کے تنظیم سے علیحدگی اختیار کرنے کا حق ہر رفیق / رفیقہ کو ہر دم حاصل ہو گا۔ لیکن ایک خالص دینی ہیئتِ اجتماعیہ بالخصوص ''بیعتِ جہاد'' کی اساس پر قائم ہونے والی تنظیم سے علیحدگی عام سیاسی یا سماجی تنظیموں سے علیحدگی کے مانند نہیں ہے، لہٰذا رفقاء / رفیقات کے احساسِ ذمہ داری اور عہدِ رفاقت کی مسؤلیت کے پیش نظر توقع کی جائے گی کہ کوئی رفیق / رفیقہ تنظیم یہ انتہائی قدم اسی صورت میں اٹھائے جب یا تو امیرِ تنظیم پر اعتماد باقی نہ رہے، یا پالیسی اور طریق کار کے ضمن میں کوئی بنیادی اختلاف پیدا ہو جائے جو پوری امکانی کوشش کے باوجود کسی طرح بھی رفع نہ ہو سکے۔ مزید برآں یہ توقع کی جائے گی کہ علیحدہ ہونے والا رفیق / رفیقہ اپنے فیصلہ سے امیرِ تنظیم کو باضابطہ مطلع کر دے، بصورت دیگر عند اللہ جواب دہی باقی رہے گی۔

ب) البتہ اگر کسی رفیق / رفیقہ تنظیم کے بارے میں یہ بات علم میں آئے کہ:

(i) وہ کسی فرض کا / کی تارک یا صریحاً حرام شے کا / کی مرتکب ہے اور اس میں اصلاحِ حال کا کوئی حقیقی ارادہ موجود نہیں ہے۔ یا

(ii) اس کے کسی عمل یا روش سے تنظیم کی بدنامی کا اندیشہ ہے، ____ یا

(iii) وہ تنظیم کے نظم کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے،

تو ایسے رفیق / رفیقہ کو تنظیم سے خارج کیا جاسکے گا۔

ج) ایسے کسی رفیق / رفیقہ کے تنظیم سے اخراج کا فیصلہ صرف امیرِ تنظیم کریں گے ،ماتحت نظم صرف سفارش کر سکے گا۔ اور متعلقہ رفیق / رفیقہ کو وضاحت کا پورا موقع دیا جائے گا۔

د) اگر ضرورت داعی ہو تو ایسے کسی رفیق / رفیقہ کے اخراج کا اعلانِ عام بھی کیا جاسکے گا۔

☆-☆-☆